Daily SAMA
سماء

زراعت

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل ملکی معیشت اور بقاء کی ضامن

قومی زرعی تحقیقاتی مرکز زراعت کے ساتھ ساتھ پوری قوم کی آواز بن چکا ہے

سردار غلام مصطفی

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل وفاقی سطح پر صوبوں کے مربوط رابطوں اور مشاورت سے زرعی تحقیق کے نتائج کاشتکار کی دہلیز تک پہنچانے میں مصروف عمل ہے۔ PARC کے زیر اہتمام ملک بھر میں ذیلی ادارے اکالوجی کے مطابق شب و روز ماہرین اپنی محنت ولگن اور وسیع تجربے کی بنیاد پر کام کررہے ہیں۔ اسی طرح پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے سب سے بڑے ذیلی ادارے قومی زرعی تحقیقاتی مرکز (این اے آرسی) اپنی اہمیت، افادیت، مین پاور، جدید لیبارٹریز اور تجرباتی فیلڈ رکھنے کے ساتھ ساتھ آٹھ سے زائد زراعت کے عالمی ادارے ہمارے ساتھ مل کر تجربات، نتائج، جدید ٹکنالوجی اور ایجادات سے ملک وقوم سمیت عام کسان کو بھی فائدہ پہنچارہا ہے۔

قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کا یہ سنٹر ایک ویژن کے تحت 1975 میں شہید ذوالفقار علی بھٹو، نے زرعی تحقیق کے لیے مختص کیا۔ جس طرح پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے کے لیے ذوالفقار علی بھٹو نے ڈاکٹر قدیر خان جیسے سائنسدان کو لایا جن کی وجہ سے پاکستان کو آج ایٹمی قوت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسی طرح انہوں نے اس مرکز کی بنیاد رکھی تا کہ ملک زراعت اور خوراک میں خود کفیل ہو جائے۔ یہ ادارہ آج ایک ویژن کے تحت ملک وقوم کو زراعت کے میدان اور معیشت میں ایک تناور درخت کی حیثیت دلوا چکا ہے۔ لیکن اس ملک میں جب بھی کوئی ادارہ، شخصیت یا تنظیم کامیابی کی منزل کے قریب پہنچتی ہے تو اسے کچھ عناصر ترقی کی منازل کو حاصل کرتے ہوئے دیکھنا خوشی سے پسند نہیں کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ CDA کی تجویز کردہ سمری بالکل حقائق کے منافی ہے چونکہ تجویز کردہ سمری میں محض فنڈز حاصل کرنے کا جواز بنایا گیا ہے۔ جبکہ اس قومی ادارے نے اب تک ملک وقوم کو سمری میں تجویز کردہ فنڈ حاصل کرنے کی رقم سے کئی گنا زیادہ ملکی معیشت میں اپنا حصہ دے چکا ہے۔ اگر فنڈ حاصل کرنا ہی مقصود ہے تو قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کے علاوہ اسلام آباد میں بہت ساری زمین موجود ہے جہاں سے ان مقاصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ کیا یہ کافی نہیں کہ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کے خلاف بھیجی گئی CDA کی سمری کے خلاف آواز اُٹھانے والوں میں ایوانِ بالا اور پارلیمنٹ کے ممبران، صحافی، کالم نگار، کسان تنظیموں کے نمائندے، دیگر اعلیٰ شخصیات اور ادارے شامل ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز ملک وقوم کی بقاء اور منافع بخش زراعت کی ضمانت ہے۔ ہم قومی زرعی تحقیقاتی مرکز کو قائم ودائم رکھنے کے لیے باشمول پارلیمنٹ، ایوان بالا اور دیگر تمام شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے لوگ اور بالخصوص میڈیا کے دل کی اتھا گہرائیوں سے مشکور ہیں۔ قومی زرعی تحقیقاتی مرکز نے زراعت کی ترقی اور کاشتکار کی خوشحالی کے لیے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ حکومت زرعی تحقیقی ادارے کو ہاؤسنگ سوسائٹی میں بدلنے کی CDA کی تجویز کو کامیاب نہ ہونے دے۔ NARC جیسے ادارے ملکی سالمیت اور معیشت کو مستحکم بنانے میں اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ زرعی تحقیقی ادارے کے خلاف ہونے والی سازش کامیاب ہونے کے منفی اثرات نہ صرف ملکی سطح اور زراعت کی پیداوار بلکہ عام کسان پر بھی پڑے گا۔ حکومتی عہدیداران NARC کو مضبوط بنا کر ملک وقوم اور عوام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔ NARC میں تحقیق کے عالمی ادارے ملکی زراعت کی ترقی اور کسان کی خوشحالی کے لیے ایڈوانس ٹیکنالوجی متعارف کروا رہے ہیں۔

پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہی اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی گئی کہ زرعی تحقیق کیلئے وفاقی سطح پر ایک جدید قومی ادارہ قائم کیا جائے۔ بالآخر 1975 میں NARC کی بنیاد رکھی گئی بعد ازاں Rust کی بیماری نے گندم کی فصل اور جھلساؤ کی بیماری نے چنے کی فصل کو تباہ کر دیا جس نے اس ادارے کی افادیت پر مہر ثبت کر دی۔ USAID کے تعاون سے اس ادارے کو جدید بنیادوں پر استوار کیا گیا اور 10 سال کی شبانہ روز محنت کے بعد Multidisciplinary ریسرچ سنٹر (NARC) کا قیام عمل میں آیا۔ جو عالمی معیار کی حامل جدید ترین لیبارٹریز، تجرباتی پلاٹس، گرین ہاؤسز، گلاس ہاؤسز اور اینمل شیڈز پر مشتمل ہے جن کی موجودگی زرعی تحقیقی عمل کو جاری رکھنے کے لیے لازم وملزوم ہے۔ بلاشبہ اب یہ ایک قومی اثاثہ بن چکا ہے اور الحمدللہ آج NARC کا شمار بین الاقوامی سطح کے نامور ترین زرعی تحقیقاتی اداروں میں ہے۔ مزید براں NARC کو ترقی پذیر ممالک میں بہترین تحقیقی ادارہ قرار دیا گیا ہے۔ NARC میں 400 سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ سائنسدان اور 1400 سے زائد دیگر ملازمین کام کررہے ہیں۔

ملکی معیشت میں بہتری جناب وزیراعظم کی اولین ترجیح ہے جس میں زرعی ترقی کو سب سے اہم مقام حاصل ہے اور Vision 2025 کے تحت NARC کے سائنسدانوں کی پہلی ترجیح حکومتی منصوبوں کی تکمیل ہے۔

اپنے قیام سے اب تک اس ادارے نے اپنی افادیت کو ثابت کرتے ہوئے بے شمار کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں۔ NARC میں موجود تمام قدرتی وسائل کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جارہا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیکنالوجیز کی پیداوار کو بڑے پیمانے پر بڑھایا جائے تا کہ کم سے کم وقت میں نئی ٹیکنالوجی زمینداروں تک پہنچ سکے۔ اس سلسلے میں نئے بیج، پودے، چارہ جات، سبزیوں اور پھلوں کی نرسریاں، جانوروں کی نئی نسلیں، مچھلی کی نئی اقسام کو بڑے پیمانے پر پیدا کرنے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس تمام کوشش سے آنے والے پانچ سالوں میں درج ذیل زرعی ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں بڑی پیش رفت ہوگی جس سے ملکی معیشت بڑے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

☆☆☆☆